فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ

ترجمہ: تو نکاح میں لاؤ جو عورتیں تمہیں خوش آئیں۔ دو دو اور تین تین اور چار چار۔ (کنزالایمان)

اسلام میں چار شادیاں اور اسکی حکمتیں

مؤلفہ

محترمہ رشیدہ صاحبہ

(مہتمم جامعہ فیضان رضا)

باہتمام:۔ حاجی جلال خان تنولی

ناشر:۔ مکتبہ غوثیہ ہول سیل پرانی سبزی منڈی کراچی 5

فون:۔ 4926110-4910584

0346-3825409

بسم اللہ الرحمن الرحیم ○

اسلام میں چار شادیاں

اور

اس کی حکمتیں

مؤلفہ

محترمہ رشیدہ صاحبہ

(مہتمم جامعہ فیضان رضا)

باہتمام

حاجی جلال خان تنولی

ناشر

مکتبہ غوثیہ

نام کتاب	اسلام میں چار شادیاں اور اس کی حکمتیں
مؤلفہ	محترمہ رشیدہ (مہتمم جامعہ فیضان رضا)
باہتمام	حاجی جلال خان تنولی
کمپوزنگ	غوثیہ کمپوزنگ سینٹر پرانی سبزی منڈی کراچی
کمپوزر	محترمہ صائمہ قادریہ عطاریہ
پروف ریڈر	مولانا نذیر شاہ، مولانا محمد شفیق قادری عطاری
زیرنگرانی	حافظ محمد جمیل عطاری قادری ہزاروی
صفحات	36
قیمت	

ناشر

مکتبہ غوثیہ

پرانی سبزی منڈی کراچی، پاکستان

﴿تقریظ﴾

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی و نسلم علیٰ حبیبہ الکریم

دین اسلام ایک ایسا باضابطہ حیات اور سرچشمہ ہدایت ہے کہ جس کے صاف و شفاف اور دین فطرت ہونے میں کسی مسلمان کو تو کیا بلکہ سلیم العقل اور صحیح الدماغ انسان کو بھی کلام نہیں۔ لیکن اسلام کی تعلیمات اور حضور اکرم (ﷺ) کے ارشادات سے عداوت و نفرت کرنے والے یہود و نصاریٰ کا تذکرہ بھی خالق کائنات نے اپنے مقدس کلام میں بیان فرما دیا ہے کہ "اے محبوب (ﷺ)! یہ یہود و نصاریٰ آپ سے اور آپ کی امت سے ہرگز راضی نہ ہوں گے کہ جب تک ان کی ہاں میں ہاں نہ ملائی جائے"۔

"ولن ترضیٰ عنک الیھود ولا النصریٰ حتیٰ ملتھم" (القرآن)

ترجمہ:۔ اور ہرگز تم سے یہود و نصاریٰ راضی نہ ہوں گے جب تک تم ان کے دین کی پیروی نہ کرو"۔

اسی لئے علمائے کرام اور دانشوران اسلام کا ارشاد ہے کہ اسلام اور داعیٔ اسلام (ﷺ) کے یہ ازلی دشمن قیامت تک ان دونوں کو اپنے طعن و تشنیع کا ہدف و نشانہ بناتے رہیں گے لیکن فرق یہ ہے کہ اسلام کو دس فیصد اور داعی اسلام کو ذات اقدس کو نوے فیصد ہدف و نشانہ بنائیں گے کیونکہ اہل اسلام کو جو حضور اکرم (ﷺ) سے والہانہ عقیدت و محبت ہے وہ جب متاثر ہوگی تو یقیناً اسلام اور اسلام کی تعلیمات متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے گی۔

یوں تو دشمنان اسلام کے اسلام اور بانی اسلام (ﷺ) پر بے شمار اعتراضات ہیں لیکن اس وقت زیر بحث مسئلہ تعدد ازواج کا ہے۔ احقر اپنی عزیز شاگردہ محترمہ رشیدہ بنت عبد

الرزاق زید مجدھا کو دل کی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتا ہے کہ انہوں نے اس موضوع پر مختصر لیکن جامع رسالہ تحریر فرما کر مخالفین کا منہ بند کرنے کی کامیاب کوشش کی اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے حبیب کریم (ﷺ) کے صدقے موصوفہ کو صحت وعافیت اور سلامتی ایمان کے ساتھ عمر دراز عطا فرمائے اور ان کی درس وتدریس، تصنیف وتالیف اور تبلیغ اسلام کی خدمات کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ (آمین)

احقر لکھنا تو اس موضوع پر بہت کچھ چاہتا تھا لیکن طبیعت کی خرابی، وقت کی قلت اور قائد ملت اسلامیہ الحافظ القاری الشاہ احمد نورانی صدیقی قادری رحمہ اللہ القوی کے اچانک وصال پر ملال کی وجہ سے دل ودماغ بوجھل ہے اسلئے اسی مختصر مضمون پر اکتفاء کرتا ہے۔

احقر جمیل احمد نعیمی

استاذ الحدیث وناظم تعلیمات

دار العلوم نعیمیہ فیڈرل بی ایریا کراچی

﴿تقریظ نمبر۲﴾

الحمد للّٰہ حمد الشاکرین والصلوٰۃ والسلام علیٰ افضل الانبیاء والمرسلین وعلیٰ آلہ الطیبین الطاہرین واصحابہ الہادین المہدیین وازواجہ الطاہرات امہات المئومنین وعلیٰ کل من تبعہ باحسان الیٰ یوم الدین.

تمام تعریفیں اس ذات بابرکات کے لیئے ہیں جس نے ہمیں صورت انسانی پر پیدا فرمایا اور دولت اسلام عطا فرمائی کرم بالائے کرم کہ ہمیں فخر الرسل مولائے کل محمد عربی (ﷺ) کا امتی بنایا اور آپ کے غلام ہونے کا وہ اعزاز بخشا جو کونین کی سب سے بڑی سعادت اور نعمت ہے۔

انسان اپنی فطرت میں ''مدنی الطبع'' ہے یعنی مل کر رہنے والا اسی مدینت سے گاؤں قصبے اور شہر وجود میں آئے مسائل پیش آنے پر اس کے حل کے لئے مختلف نظریات سامنے آنے شروع ہوئے یہ نظریات عملی صورت اختیار کرتے گئے لیکن چونکہ انسان کے بنائے ہوئے تھے لہٰذا کہیں نہ کہیں کمی رہی نتیجاً کچھ عرصہ رہنے کے بعد یا تو بالکل ختم ہوگئے اور یا تبدیل کردئے گئے ہر وہ نظریہ اور نظام جس کی بنیاد انسانی ذہن رہا نامکمل اور ناپائیدار ثابت ہوا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی جناب محمد (ﷺ) پر جو دین نازل فرمایا وہ ایک کامل و مکمل راہنما ہے چونکہ اس کی بنیاد اللہ کی وحی ہے لہٰذا ہر قسم کے انفرادی، گروہی، لسانی، علاقائی اور نسلی تعصبات سے پاک ہے ہمہ گیر اور ہمہ جہتی قوانین دین و دنیا کا حسین امتزاج اور دنیا و عقبٰی کی کامل فوز وفلاح انکا طرۂ امتیاز ہے انھی خصوصیات کی بنیاد پر بہت جلد حجاز سے نکلا اور دنیا کے ہر گوشے میں پہنچ گیا اور انسانوں کا ایک بڑا طبقہ اس کا حلقہ بگوش ہوگیا جوں جوں اس کا حسن نکھرتا رہا اس کے ماننے والوں میں اضافہ ہوتا رہا ہر حق پرست اور فطرت سلیم رکھنے والا اس

کے اعجاز کے سامنے جھک گیا۔ نظام مصطفیٰ (ﷺ) کی اس روز افزوں ترقی اشاعت اور تاثیر کو دیکھ کر مخالفین نے مخالفت برائے مخالفت کا پرانا سلسلہ شروع کر دیا جس کا ملت کے علماء نے ہر دور میں مثبت جواب دیا ان علماء و محققین نے احکام شرعیہ کی تشریح و توضیح کے ساتھ ساتھ ان کے اسرار و رموز کو آشکار کر دیا۔

زمانہ موجودہ میں اسلام مخالف عناصر نے طریقہ واردات بدل دیا اب وہ مختلف خوبصورت ناموں مثلاً حقوق انسانی، حقوق نسواں وغیرہ اور شکوک و شبہات کے ذریعے اسلام پر اعتراضات کر رہے ہیں تحقیق کی آڑ لے کر تخریب کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہیں یہ کام اتنا منظم ہے کہ اپنے بہت سے نادان اس کا شکار ہو گئے ہیں۔ لیکن الحمد للہ فرزندان اسلام ان کی ہر کوشش کو پیوند خاک کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے دین میں ایک مرد کو بیک وقت چار عورتوں کو اپنے نکاح میں رکھنے کی اجازت ہے اس اجازتِ ازواج پر مخالفین اسلام آسمان سر پر اٹھائے ہوئے ہیں اور طرح طرح کے الزامات اعتراضات اور شکوک و شبہات وارد کر رہے ہیں ملت کے اہل علم نے اس مسئلے پر ہر اعتراض کا جواب دیا اور اس اجازت شرعیہ کی حکمت بھی بیان فرمائی۔

میری تلمیذہ رشیدہ جو اسم با مسمیٰ ہیں نے اس موضوع پر رسالہ ترتیب دیا یہ ان کی دوسری علمی کاوش ہے اپنے قلمی سفر کا آغاز انھوں نے "عقیدہ توحید" پر "توحید" نامی کتابچہ لکھ کر کیا اور یہ پہلی کاوش کامیاب اور بارآور ثابت ہوئی اور اسے پزیرائی ملی زیر نظر کتابچہ "اسلام میں چار شادیاں اور اس کی حکمتیں" نام سے ہی موضوع کا پتا چلتا ہے کہ ایک خالصتاً علمی اور تحقیقی موضوع ہے اور محترمہ نے اس پر تقریباً ہر پہلو سے گفتگو کی ہے اور علماء و محققین کی کاوشوں کو یکجا پیش کر دیا ہے اغیار کے اعتراضات کے جوابات دیئے گئے ہیں اور اس حکم کی حکمت بھی بیان کی گئی ہے۔

بلاشبہ ایک تجربہ کار اور نو آموز کے کام میں بڑا فرق ہوتا ہے لیکن یہ ہی نو آموز آخر کار صف اول میں شمار ہو جاتا ہے۔

خالصاً علمی اور تحقیقی موضوعات پر ہمارے ہاں مرد ہی لکھنے والے خال خال ہیں چہ جائیکہ خواتین تدریس کے ساتھ ساتھ تصنیف و تالیف محترمہ کی بلند ہمتی اور پختگی عزم کا مظہر ہے امید ہے کہ محترمہ کی یہ قلمی کاوش ان کے سلسلۂ تصانیف و تالیف پر ثابت قدمی کا ''فال نیک'' ہوگا اور اس کے بعد خواتین اور ان کے مسائل پر محترمہ سے توقع اور امید ہے کہ ضرور لکھا جائے گا۔

رب کریم محترمہ کی اس کاوش کو قبولیت عامہ عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم (ﷺ)۔

نذیر شاہ

خادم الطلبہ

دار العلوم الجامعۃ النعیمیہ

بلاک ۱۵ دستگیر کراچی۔

عرض مئولفہ

الحمد للّٰہ الذی خلق الانسان ازواجا. والصلوٰۃ والسلام علیٰ نبیہ محمد والہ واتباعہ الیٰ یوم القیمۃ. اما بعد.

دنیا میں اس وقت کئی مذاہب اور نظامہائے حیات موجود ہیں۔ ہرایک سے وابستہ افراد کا اپنا ایک وسیع حلقہ ہے اور ہرایک اپنے اپنائے ہوئے نظام کو بہترین اور مکمل خیال کرتا ہے۔

جو نظام یا قوانین انسانی ذہن کی اختراع وایجاد ہیں وقت خود بخود انکے نقائص و عیوب سے پردہ اٹھارہا ہے اور خوبصورت ناموں اور بلند بانگ دعوؤں کی حقیقت اور مکروہ چہرہ انسانیت کے سامنے آشکار ہورہا ہے۔

انسان کے بنائے ہوئے اصول وقوانین مکمل، حتمی، اٹل اور ناقابل تنسیخ اس لئے نہیں ہوسکتے کہ خود انسان فانی اور ناقص الفہم ہے اپنی ذات تک تو ایک فرد کے فکر وفہم کو تسلیم کیا جاتا سکتا ہے لیکن یہ دعویٰ کہ اس کی عقل تمام انسانوں کو محیط، سب کی مزاج شناس، سب کی ضروریات سے آگاہ اور ہر مشکل کو حل کرنے والی ہے یہ ناقابل تسلیم ہے۔ جب انسان کے وضع کردہ قوانین میں ایسا کمال نہیں تو پھر آخر انسانیت کی فوز و فلاح کے لئے کس کے ضابطے مانے جائیں؟

انسانیت کے لئے ایسا ضابطہ صرف وہی ہوسکتا ہے جسکا منبع اور سرچشمہ وحی الٰہی ہے جس کا بنانے والا خالق کائنات ہے کہ وہی باقی ہے اور اس کا علم محیط ہے اور وہ قوانین جنکی بنیاد وحی الٰہی ہے "اسلام" کے خوبصورت نام سے موسوم ہیں۔

ایک فرد مسلمان ہی تب کہلاتا ہے جب وہ حکم الٰہی کو صمیم قلب سے مان جائے چاہے اس کی حکمت اور راز اس کی سمجھ میں آئے یا نہ آئے۔

"مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ"۔ (سورۂ احزاب پارہ نمبر۔۲۲)

ترجمہ "جب اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول (ﷺ) کوئی فیصلہ فرما دیں تو پھر کسی مومن مرد یا عورت کو کوئی اختیار نہیں"۔

اگر اسلام کے کسی حکم کی حکمت اور اس کے پنہاں اسرار ہماری سمجھ میں آجائیں تو اس کو اللہ تعالیٰ کا کرم اور عطا سمجھنا چاہیے اگر ہم حکمت نہ سمجھ سکیں تو اسے اپنی فہم کا قصور گردانا چاہیے نہ کہ اسلام کی کمزوری۔

اسلام کی فطرت میں قدرت نے جو حسن جامعیت اور لچک رکھی ہے وہ ہر ایک کو متاثر کرنے والی ہے اور ہر صاحب عقل سلیم اس کی عظمتوں کا اعتراف کرنے پر مجبور ہوتا ہے۔

اسلام کے اس آفاقی انقلاب اور اثر انگیزی کو خراج تحسین پیش کرنے کے بجائے اس کے مخالفین نے ہر دور میں اسے روکے رکھنے کی لاحاصل سعی کی ہے، کبھی تو پیغمبر اسلام جناب محمد (ﷺ) کی ذات پاک پر کبھی سیرت طیبہ پر اور کبھی اسلامی قوانین اعتراضات کرتے ہیں۔

اس سلسلے میں سب سے آگے اور نمایاں نام مستشرقین کا ہے یہ وہ مغربی غیر مسلم ہیں جو مختلف علوم اور زبانوں کی تحصیل کے بعد ان پر تحقیق کرتے ہیں بظاہر تو یہ ایک تحقیق ہے اس میں کوئی بری بات نہیں مگر تحقیق میں تعصب، تنگ نظری اور ہر حال میں بدنام

کرنے کی کوشش بہر حال قابل مذمت اور تحقیق کے نام پر یہ بدنما سیاہ دھبہ ہے۔

اسلام نے کچھ شرائط اور پابندیوں کے ساتھ ساتھ ایک مرد کو ایک وقت میں چار تک بیویاں رکھنے کی اجازت دی ہے اسے لازم نہیں بنایا۔ پھر کیا ان مخالفین بزعم خویش محققین اور نام نہاد ناقدین نے آسمان سر پر اٹھالیا کہ صاحب اسلام تو عیاشی کی دعوت دیتا ہے۔ عورتوں کے حقوق پامال کر رہا ہے وغیرہ وغیرہ۔

اس مہم کو ایسے منظّم، مربوط طریقے سے انتہائی خوبصورت اور ہوشیاری کے ساتھ چلایا گیا کہ غیر تو غیر اپنے بہت سے نادان اس زلف ہر ہمت کا شکار ہو گئے دیکھتے ہی دیکھتے صورتحال بدل گئی بہر حال مسلمان، روشن خیال مسلمان، تجدد پسند مسلمان حقوق نسواں کا علمبردار اور انسانی حقوق کا پاسدار مسلمان میدان میں کود آیا حیرت انگیز بات یہ کہ روشن خیالی اور ان دیگر خوبصورت ناموں کا مصرف اور استعمال کیا ہے؟ صرف اور صرف یہ کہ اسلام پر وہی اعتراضات کرنا جو مغربی مستشرقین کر رہے ہیں۔ ہم نے اپنی استطاعت اور طاقت کے مطابق ''تعداد ازواج'' کے مسئلے کے جملہ پہلوؤں پر گفتگو کی سعی کی ہے اس امید پر کہ ایک مسلمان کا اپنے خالق و مالک کے ساتھ جو تعلق و نسبت ہے باطل کی تند و تیز آندھیوں سے یہ کمزور نہ پڑ جائے۔ اور جادۂ مستقیم سے ہٹے ہوئے لوگوں کے لئے یہ چراغ راہ اور نشان منزل کا فریضہ انجام دے جائے۔ مجھے اپنی کم عقلی اور بے مائیگی کا اعتراف ہے اگر اس میں بشری کمزوری سے کوئی غلطی رہ گئی ہو یا کمی ہو گئی ہو تو مطلع فرمائیں اور درگزر سے کام لیں۔ یہ میرے والدین کی دعائیں اور اساتذہ کی کاوشوں کا ثمر ہے کہ میں اس موضوع پر قلم اٹھانے کے قابل ہوئی ہوں۔

☆☆☆☆ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ☆☆☆☆

﴾نکاح......﴿

نکاح کا معنی:۔ کلام عرب میں نکاح کا معنی عمل ازواج ہے اور تَزَوّجُ (شادی) کو بھی نکاح اس لئے کہتے ہیں کہ وہ عمل ازواج کا سبب ہے۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ''وانکحوا الایامیٰ منکم'' یعنی اپنے غیر شادی شدہ لوگوں کی شادی کرو''۔

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ ''ولا تعضلوھن ان ینکحن ازواجھن''۔ یعنی (مطلقہ) عورتوں کو اپنے خاوندوں کے ساتھ نکاح سے نہ روکو''۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے نکاح سے روکنے کی ممانعت فرمائی ہے نکاح کی وجہ سے دو شخص یعنی خاوند بیوی دائمی زندگی مل کر گزارتے ہیں بلکہ نکاح سے عورت مرد کے خاندان ہی نہیں بلکہ دو ملک بھی مل جاتے ہیں اس لئے اسے نکاح کہتے ہیں۔ اصطلاح شریعت میں یہ لفظ مشترک ہے صحبت وعقد دونوں پر بولا جاتا ہے۔

نکاح کا رکن زوجین کا ایجاب وقبول ہے۔

نکاح کی شرط:۔ نکاح کی شرط دو گواہ ہیں۔

نکاح اور ایمان یہ دو ایسی عبادتیں ہیں جو حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوئیں اور تا قیامت رہیں گی نکاح بہترین عبادت ہے کہ اس میں نسل انسان کی بقا ہے یہی صالحین، ذاکرین اور عابدین کی پیدائش کا ذریعہ ہے نکاح انسانی مرد کا صرف انسان عورت سے ہی ہو سکتا ہے نہ جن سے ہو سکتا ہے نہ کسی جانور سے نہ دریائی انسان سے کیونکہ نکاح میں ہم جنس کا ہونا شرط ہے۔

احادیث مبارکہ سے نکاح کی فضیلت

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا کہ ''دنیا کی یہ (چیزیں) میرے نزدیک محبوب کی گئی ہیں۔عورتیں،خوشبو اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز بنائی گئی ہے''۔(سنن نسائی، راقم الحدیث 9493 مسند احمد جلد 3 ص 128,199)

امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی متوفی 3060ھ روایت کرتے ہیں کہ ابو نجیح بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا کہ جو شخص نکاح کرنے کی مالی وسعت رکھتا ہو پھر نکاح نہ کرے وہ میری سنت (میرے طریقہ کاملہ) پر نہیں ہے۔

(المعجم الروسط، رقم الحدیث 993 جلد 1 ص 528 مکتبہ العمارف (ریاض 1405ھ)

اماما ابو یعلیٰ احمد بن علی بن مثنی موصلی متوفی 307ھ روایت کرتے ہیں کہ ''عبید بن سعد نبی (ﷺ) سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ'' جو میری فطرت سے محبت رکھتا ہے وہ میری سنت پر عمل کرے اور میری سنت نکاح ہے''۔

حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا کہ چار چیزیں رسولوں کی سنت ہے۔

۱) ختنہ کرنا۔(۲) عطر لگانا۔(۳) مسواک کرنا۔(۴) نکاح کرنا۔

امام ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔(جامع ترمذی، رقم الحدیث 1080)

امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی 256ھ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا کہ'' اے نوجوانو کے گروہ تم میں سے جو شخص گھر بسانے کی طاقت رکھتا ہو وہ نکاح کرے کیونکہ نکاح نظر کو زیادہ نیچے رکھتا ہے اور شرم گاہ کی زیادہ حفاظت کرتا ہے اور تم میں سے جو شخص

نکاح کی طاقت نہیں رکھتا وہ روزے رکھے کیونکہ روزہ اس کی شہوت کو کم کرے گا۔

(صحیح بخاری، رقم الحدیث 1905، صحیح مسلم، رقم الحدیث 1400)

امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی 256 روایت کرتے ہیں کہ "حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی (ﷺ) کی ازواج کے حجروں کے پاس تین شخص آئے اورانہوں نے نبی (ﷺ) کی عبادت کے متعلق سوال کیا جب ان کو آپ (ﷺ) کی عبادت کے بارے میں بتایا گیا انہوں نے اس کو کم گمان کیا اور کہا کہ کہاں ہم اور کہاں نبی (ﷺ)۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کی مغفرت کل فرما دی ہے۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ میں ہمیشہ ساری رات نماز پڑھوں گا۔ دوسرے نے کہا میں ساری عمر روزے رکھوں گا تیسرے نے کہا کہ میں عورتوں سے الگ رہوں گا اور ساری عمر نکاح نہیں کروں گا۔ جب رسول اللہ (ﷺ) تشریف لائے تو آپ نے فرمایا کہ تم لوگوں نے اس طرح کہا تھا بخدا میں تم سب لوگوں سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہوں لیکن میں روزے رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں۔ اور نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں۔ پس جس نے میری سنت سے اعتراض کیا وہ میرے طریقے (کاملہ) پر نہیں ہے"۔

نکاح کا معیار:۔ نکاح میں کس چیز کو ترجیح دیں گے۔ مال کو، عورت کے حسن کو، عمدہ اخلاق کو، یا اس کی دینداری کو؟

امام احمد بن حنبل متوفی 241ھ روایت کرتے ہیں کہ "حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا کہ تین خصلتوں کی وجہ

سے عورتوں سے نکاح کیا جاتا ہے اس کے حسن کی وجہ سے، اس کے مال کی وجہ سے اس کے عمدہ اخلاق کی وجہ سے، اور اسکی دینداری کی وجہ سے اور تم لوگ دیندار اور اچھے اخلاق والی سے نکاح کرو تمہارے ہاتھ خاک آلودہ ہوں"۔ (مسند احمد جلد ۳ ص ۸۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ "کسی عورت سے چار سبب سے نکاح کیا جاتا ہے اس کے مال کی وجہ سے، اس کے حسب کی وجہ سے اس کی خوبصورتی کی وجہ سے یا اسکی دینداری کی وجہ سے تم اس کو دینداری کی وجہ سے طلب کرو تمہارے ہاتھ خاک آلودہ ہوں"۔

(صحیح بخاری رقم الحدیث 5090 صحیح مسلم رقم الحدیث 2176)

ان احادیث مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جب کوئی مرد شادی کرنا چاہے تو اسکو چاہیے کہ وہ دیندار اور اچھے اخلاق والی عورت سے شادی کرے کیونکہ جن عورتوں کو دین کی سمجھ ہوگی ہے ان کے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف ہوگا لہٰذا ایسی عورتیں کبھی کسی کی حق تلفی کریں گی اور نہ ہی بداخلاقی کا مظاہرہ کریں گی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ "دنیا عارضی نفع کا سامان ہے اور اس میں بہترین نفع کی چیز نیک عورت ہے"۔ (صحیح مسلم رقم الحدیث 1467 سنن نسائی رقم الحدیث 3232)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ اللہ کے خوف کے بعد مومن کے فائدے کی سب سے اچھی چیز اس کی نیک بیوی ہے اگر وہ اس کو حکم دے تو وہ اس کی فرمانبرداری کرے اگر وہ اس کو دیکھے تو وہ اس کو خوش کر دے اگر وہ اس پر قسم کھائے تو وہ اس قسم کو پورا کرے اگر وہ کہیں چلا جائے تو اس کیا

جان ومال کی خیر خواہی کرے"۔ (سنن ابن ماجہ رقم الحدیث 1857)

جو شخص مہر ونفقہ ادا کرنے کی طاقت رکھتا ہو اور اسے یقین ہو کہ وہ نکاح نہیں کرے گا تو زنا میں مبتلا ہو جائے گا ایسے شخص کا نکاح کرنا فرض ہے۔ اور اگر اسے یقین نہ ہو بلکہ اندیشہ ہو تو ایسے شخص کا نکاح کرنا واجب ہے۔ اگر کسی شخص کو اپنے نفس پر کنٹرول ہو اور شہوت کا بھی غلبہ نہ ہو تو اسکا نکاح کرنا سنتِ مؤکدہ ہے اور اگر اس بات کا خطرہ ہو کہ وہ اپنے بیوی بچوں کو نان ونفقہ نہ دے سکے گا اور اپنے فرائض ادا نہ کر سکے گا تو ایسے شخص کا نکاح کرنا مکروہ ہے۔ اور اگر اس کو یہ یقین ہو کہ وہ واقعی نکاح کے بعد کے جو فرائض وحقوق ہیں ادا نہ کر سکے گا تو ایسے شخص کا نکاح کرنا حرام ہے۔

نکاح کے دنیاوی اور اخروی فوائد

ابن ابی نجیح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا کہ "محتاج ہے محتاج وہ مرد جسکی بیوی نہ ہو لوگوں نے عرض کیا کہ اگر چہ وہ بہت مال والا ہو آپ (ﷺ) نے فرمایا ہاں! تب بھی وہ محتاج ہوتا ہے"۔

نکاح بھی اللہ عزوجل کی بڑی نعمت ہے کہ دین اور دنیا کے بہت سے کام اس سے درست ہو جاتے ہیں اور اس میں بہت سے فوائد اور بے انتہا مصلحتیں ہیں۔ آدمی گناہوں سے بچ جاتا ہے۔ نکاح کرنے کا ایک فائدہ تو یہ ہے کہ انسان کو اولاد حاصل ہو تی ہے انسان حصول اولاد کے لئے جو کوشش کرتا ہے اس میں اسکا اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت کا بھی دخل ہے کیونکہ وہ اس کے حکم کی وجہ سے نکاح کرتا ہے۔ دوسرے یہ ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) کی سنت بھی ادا ہو جاتی ہے اور نکاح سے اولاد بھی حاصل ہو جاتی ہے آپ

(ﷺ) کے اُس حکم پر بھی عمل ہو جاتا ہے کہ "نکاح کرو اور نسل بڑھاؤ کیونکہ میں دوسری امتوں کے مقابلے میں تمہاری کثرت کی وجہ سے قیامت کے دن فخر کروں گا خواہ یہ کثرت نامکمل بچے کی وجہ سے ہو"۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ (ﷺ) فرماتے ہیں کہ "جب ایک ناتمام بچے (کچے بچے) کے ماں باپ کو جہنم میں داخل کیا جائے گا تو وہ بچہ اپنے ماں باپ کے لئے اللہ تعالیٰ سے جھگڑا کرے گا اسے کہا جائے گا کہ اے جھگڑالو ناتمام بچے! اپنے ماں باپ کو جنت میں داخل کر دے پھر وہ بچہ اپنی ناف کے ذریعہ اپنے ماں باپ کو کھینچ کر جنت میں لے جائے گا"۔

نکاح کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ انسان کو بیوی کے ذریعہ سکون ملتا ہے بیوی آرام وسکون کے لئے بنائی گئی ہے غمگساری اور ہزاروں افکار میں آرام کا ذریعہ ہے انسان میں طبعی طور پر یہ چیز شامل ہے کہ وہ دوستی اور محبت کرے اور دوستی اور محبت کے لئے بیوی سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں۔

نکاح کے ذریعہ انسان اپنی شرمگاہ کو محفوظ کر لیتا ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا کہ "اے نوجوانو! تم میں سے جو شخص نان ونفقہ اٹھانے کی استطاعت رکھتا ہو اسے چاہیے کہ وہ نکاح کرے ایسا شخص نصف دین کو بچا لیتا ہے پس باقی نصف دین کو باقی رکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیے اور جو شخص استطاعت نہ رکھتا ہو اس کو روزہ رکھنا چاہیے۔

جو خواہش مرد کے دل میں عورت کی طرف یا عورت کے دل میں مرد کی طرف سے ہو وہ تقاضہ انتہائی فطرت کا ہے اور اس خواہش کو نکاح کے ذریعے پورا کرنا انسان

کے دل میں سچی محبت اور پاکیزگی کے خیالات پیدا کرتا ہے اور اس کا ناجائز استعمال نا پاکی کی طرف لے جاتا ہے پس نکاح انسان کو پاکیزہ راستے کی طرف لے جانے اور ناپاکی سے دور رکھنے کا ذریعہ ہے۔

نکاح کا فائدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اولاد کے بارے میں جو احکامات نازل کیئے ہیں ان پر بھی عمل کرنے کا موقع ملتا ہے اور انسان اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی تعمیل کر کے اپنی آخرت سنوار سکتا ہے یعنی وہ اپنی اولاد کی تربیت اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق کرے تو نتیجہ یہ نکلے گا ہے کہ اولاد نیک ہوگی اور نیک اولاد والدین کے لئے ثواب جاریہ ہوتی ہے۔انسان پر بڑھاپا بھی آتا ہے اس وقت یہ اولاد اس کے کام آتی ہے اس طرح اولاد کو بھی موقع ملتا ہے کہ وہ والدین کی خدمت کر کے جنت حاصل کرے

نکاح عزت کا ذریعہ ہے جس طرح لباس انسان کے لئے ضروری ہے تو نکاح بھی اسی قدر ضروری ہے فرمایا گیا کہ ''عورتیں تمہارا لباس ہیں اور تم عورتوں کا لباس ہو نکاح سے مرد و عورت دونوں کی حفاظت بھی ہو جاتی ہے یعنی لوگ ان پر کسی قسم کا شک وشبہ نہیں کرتے شوہر چاہے پاس رہے یا پردیس میں اس طرح مرد پر بھی اعتبار ہوتا ہے۔

نکاح کے ذریعہ اولاد کا حصول ہوتا ہے اور انسان کو اپنی اولاد کی نیک دعائیں حاصل ہوتی ہیں جو کہ اس کی نجات کا سبب بن جاتی ہیں ماں باپ کی تعلیم و تربیت کی وجہ سے اولاد جو نیکیاں کرتی ہے اس کا اجر و ثواب اس کے والدین کو بھی ملتا ہے اولاد کی شادی کی وجہ سے نئی نئی رشتہ داریاں قائم ہوتی ہیں اولاد کی وجہ سے انسان کا گھر میں دل لگتا ہے اولاد کی تربیت اور پرورش کے متعلق اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) نے جو احکام دیئے ہیں ان پر عمل کرنے کا موقع ملتا ہے اولاد کی اچھی پرورش کر کے ملک و

ملت کو مضبوط بنایا جا سکتا ہے۔

نکاح کے ذریعہ انسان کی شہوت کا زور ٹوٹتا ہے اور وہ شیطان کے شر سے محفوظ ہو جاتا ہے اور برے فعل سے بچ جاتا ہے۔ انسان کو بیوی کے ذریعے سکون ملتا ہے۔

نکاح کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ انسان چاک و چوبند ہو جاتا ہے یعنی جب اس پر بیوی بچوں کی ذمہ داریاں ہوتی ہیں تو وہ اپنی قوت کو تیز کر دیتا ہے اور فضول کاموں سے بچتا ہے نتیجاً معیشت پر بھی اثر پڑتا ہے اور آدمی اور معاشرے مکمل ترقی کرتے ہیں۔

تعدد ازواج:۔ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے کہ ''فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَ ثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۝'' (سورۂ نساء پارہ نمبر 6 آیت نمبر 3)

ترجمہ:۔ تو نکاح میں لاؤ جو عورتیں تمہیں خوش آئیں دو دو، تین تین، چار چار۔

اس آیت سے پتا چلا کہ مرد کو چار شادیاں کرنے کی اجازت ہے چار سے زیادہ بیویاں وہ بیک وقت نکاح میں نہیں رکھ سکتا۔

ابوداؤد کی حدیث میں ہے کہ ایک شخص اسلام لایا اس کی آٹھ بیویاں تھیں آپ (ﷺ) نے فرمایا کہ ''ان میں سے چار ہی رکھو''۔

ترمذی کی حدیث میں ہے کہ غیلان بن مسلمہ ثقفی اسلام لائے ان کی دس بیویاں تھیں وہ بھی ان کے ساتھ مسلمان ہوئیں آپ (ﷺ) نے فرمایا کہ ''ان میں سے چار ہی رکھو''۔

اسلام سے پہلے قریش دس دس بلکہ اس سے بھی زیادہ شادیاں کرتے تھے بعض لوگ یتیم لڑکیوں سے ان کے مال و دولت کی وجہ سے شادی کر لیتے تھے حالانکہ ان کو اس

لڑکی سے محبت نہ ہوتی تھی پھر وہ اس کے ساتھ اچھا سلوک نہ کرتے تھے اور بیویوں میں عدل نہ کرتے اب اگر مسلمان ہو جائے تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ کون سی بیویوں کو چھوڑے اور کون سی بیویوں کو رکھے آیا پہلے جن سے نکاح کیا ہے ان کو چھوڑے یا آخر والیوں کو ان احادیث میں ایسی کسی بات کا تذکرہ نہیں کیا گیا بلکہ ان احادیث سے یہ پتا چلتا ہے کہ مرد کو اختیار ہے کہ ان میں سے جسے چاہے رکھے جسے چاہے چھوڑے خواہ اس نے ان عورتوں سے بیک وقت نکاح کیا ہو یا الگ الگ اور ان احادیث میں پہلی اور آخری کا بھی کوئی ذکر نہیں کیا گیا۔

امام اعظم ابوحنیفہ اور سفیان ثوری نے یہ کہا ہے کہ اگر ان میں سے بیک وقت نکاح کیا تو تمام بیویوں کو اس سے الگ کر دیا جائے گا۔ اور اس نے الگ الگ نکاح کیا ہے تو علیٰ ترتیب پہلی چار عورتوں سے نکاح صحیح ہوگا اور چار کے بعد جتنی ہوں سب کو الگ کر دیا جائے گا اور ائمہ ثلاثہ نے حدیث کے مطابق یہ کیا ہے کہ اسلام لانے کے بعد پھر اس کو اختیار ہوگا کہ وہ ان میں سے جن چار کو چاہے اپنے نکاح میں رکھے اور باقی کو چھوڑ دے۔

﴿چار شادیوں کی اجازت کی وجہ﴾

تقویٰ ایک ایسی چیز ہے کہ اس کا خیال ہر انسان کو رکھنا چاہیے اور یہی چیز انسان کو اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب (ﷺ) کے نزدیک کرتی ہے آپ (ﷺ) نے حجۃ الوداع کے موقع پر اپنے خطبہ میں فرمایا کہ ''نہ عربی کو عجمی پر نہ عجمی کو عربی پر نہ کالے کو گورے پر نہ گورے کو کالے پر کوئی فضیلت حاصل ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک عزیز ترین انسان وہ ہے جو متقی اور پرہیز گار ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے بعض مردوں میں شہوت زیادہ رکھی ہے اور ایسے مردوں کی ضرورت ایک عورت سے پوری نہیں ہوسکتی اور یہ ایک ایسی چیز ہے کہ انسان کو اپنے نفس پر قابو پانا مشکل ہوتا ہے لہٰذا اگر ایسے مرد کو دوسری یا تیسری یا چوتھی شادی سے روکا جائے تو نتیجۃً وہ زنا کی طرف مائل ہوگا اور تقویٰ کا دامن چھوڑ دے گا اور معاشرے میں برائیاں پھیلنی شروع ہو جائیں گی۔

اسلام ایک ایسا نظام ہے کہ جو انسان کے اخلاق اور سماج کی پاکیزگی اور نظافت کا سب سے زیادہ خیال رکھتا ہے وہ کسی ایسے ماحول کا روادار نہیں جس سے معاشرے میں گندگی اور بے حیائی پھیلے اس نے ہمیشہ اس بات کا حکم دیا جس سے پاک صاف معاشرہ وجود میں آئے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ عورتوں کی پیدائش کی شرح مردوں کی پیدائش سے زیادہ ہوتی ہے اگر ہر مرد طاقت اور استطاعت رکھنے کے باوجود قانوناً ایک ہی عورت سے نکاح کر سکے تو یہ باقی عورتیں کہاں جائیں گی اور اگر ہم معاشرے کا جائزہ لیں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ ہر دور میں عورتوں کی تعداد مردوں کی تعداد سے زیادہ ہوتی ہے اور ہمیں تاریخ سے پتا چلتا ہے کہ وہ چار عورتیں ایک مرد کے تناسب سے آگے نہیں بڑھتا تھا بلکہ اسی تناسب کے اندر گردش کرتا ہے دوسرا یہ کہ ہر سال دنیا میں کہیں نہ کہیں لاکھوں مردوں کی جانیں جنگوں میں ضائع ہو جاتی ہیں اور عورتیں رہ جاتی ہیں برطانیہ کلاں میں بوئروں کی جنگ سے پہلے بارہ لاکھ اٹھتر ہزار تین سو پچاس عورتیں ایسی تھیں جن سے شادی کرنے والا مرد کوئی نہ تھا۔

سوئیڈن میں 1901ء میں مردم شماری کے مطابق ایک لاکھ بائیس ہزار آٹھ

سوستر عورتیں ہسپانیہ میں 1890ء میں چار لاکھ ستاون ہزار دوساٹھ عورتیں آسٹریلیا میں 1890ء میں چھ لاکھ چوالیس ہزار سات سو چھانوے عورتیں مردوں سے زیادہ تھیں۔فرانس میں 1900ء کی مردم شماری کے مطابق آٹھ لاکھ ستاسی ہزار چھ سو اڑتالیس عورتیں ایسی تھیں کہ جن سے شادی کرنے والا کوئی مرد نہ تھا۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ عورتیں کہاں جائیں؟ جس طرح مرد کو اللہ تعالیٰ نے قوت شہوت عطا فرمائی ہے اسی طرح عورتوں کو یہ قوت دی گئی ہے بلکہ عورتوں میں یہ قوت مردوں کی نسبت زیادہ ہے لیکن اس کی حیا اس پر غالب آجاتی ہے اب یا تو یہ عورتیں بغیر شادی کے اپنی زندگیاں گزاریں یا پھر غلط راستہ اختیار کریں اور تیسری صورت ان کی یہ ہے کہ جو مرد پہلے سے شادی شدہ ہیں وہ ان سے نکاح کریں۔

پہلی صورت کے مطابق عورت کا تنہا زندگی گزارنا مشکل ہے اگر دوسرا راستہ اختیار کرے تو معاشرہ میں برائیاں پھیلیں گی تو اب اسلام کے قانون کے مطابق یہ صورت بالکل مناسب ہے کہ جو مرد پہلے سے شادی شدہ ہیں وہ ان عورتوں سے نکاح کریں۔

دوسری وجہ تعدد ازواج کی یہ ہے کہ اگر عورت بانجھ ہے اور اس کا کوئی علاج بھی نہ ہو تو اس صورت میں مرد اگر دوسری شادی نہ کرے گا تو قطع نسل لازم آئے گی یا عورت کو کوئی ایسی بیماری پیدا ہو جائے جس کی وجہ سے مرد اس سے مقاربت نہ کر سکے تو مرد کے لئے دوسری شادی میں عافیت ہے کیونکہ اولاد کا حاصل کرنا ہر مرد و عورت کا حق ہے اور یہ انسان کی خواہش بھی ہوتی ہے اور ایک سے زائد بیویاں ہوں گی تو اولاد بھی زیادہ ہوگی۔

آپ (ﷺ) کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ مجھے ایک معزز خاندان کی خوبصورت عورت ملی ہے لیکن وہ بانجھ ہے کیا میں اس سے نکاح کرلوں آپ نے فرمایا کہ نہیں اس نے پھر دوسری اور تیسری مرتبہ پوچھا آپ نے فرمایا کہ (خاوند سے) محبت کرنے اور بچہ پیدا کرنے والی عورت سے نکاح کرو کیونکہ میں تمہاری کثرت کی وجہ سے دوسری امتوں پر فضیلت حاصل کروں گا (سنن ابوداؤد رقم الحدیث 2050)

تیسری وجہ تعدد ازواج کی یہ ہے کہ بعض مردوں میں قوت جماع زیادہ ہوتی ہے ایسے مرد کی خواہش ایک عورت سے پوری نہیں ہوسکتی تو ایسے شخص کے لئے تعدد ازواج ہی بہترین حل ہے۔

چوتھی وجہ تعدد ازواج کی یہ ہے کہ مرد کی افزائش نسل کی مدت عورت سے زیادہ ہوتی ہے مرد میں تولید اور افزائش نسل کی صلاحیت ستر سال بلکہ اس سے بھی زیادہ عمر تک باقی رہتی ہے جب کہ عورت میں یہ صلاحیت پچاس برس کی عمر میں ختم ہو جاتی ہے اور یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ مرد و عورت کے نکاح کا ایک اہم مقصد یہ بھی ہے کہ افزائش نسل کے ذریعے زندگی کے تسلسل کو برقرار رکھنا تا کہ انسانوں سے زمین آباد رہے تو اب مرد کو بقیہ جو بیس سال ہیں ان سے فائدہ نہ اٹھانا یہ فطرت کے خلاف ہوگا اس مدت سے فائدہ اٹھانے کے لئے تعدد ازواج کی رخصت مردوں کو دینی ہوگی شریعت الٰہی کی ایک اہم خصوصیت یہ بھی ہے کہ قانون سازی کے انداز اور فطری عملی حالت میں ہم آہنگی ہوتی ہے انسانی قوانین میں عام طور پر یہ خصوصیت نہیں پائی جاتی کیونکہ انسان کی نظر اتنی تیز نہیں ہوتی کہ ہر طرح کے حالات سے پہلے باخبر ہو جائے اور زندگی کے تمام شعبوں کا احاطہ کرلے۔

پانچویں وجہ تعدد ازواج کی یہ بھی ہے کہ عورت ہر وقت اس قابل نہیں رہتی کہ خاوند اس سے ہمبستر ہو سکے کیونکہ مہینے کے چند دن ایسے بھی ہوتے ہیں کہ مرد کو عورت سے دور رہنا پڑتا ہے یعنی حیض کے دن۔ دوسرے حمل کے آخری مہینے میں بھی عورت کو اپنی صحت اور بچے کی صحت کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ مرد کو اپنے سے دور رکھے پھر جب وضع حمل ہوتا ہے تو اس کے بعد بھی کچھ مدت تک مرد کو عورت سے دور رہنا ہوتا ہے اور شہوت کا غلبہ کسی وقت کو نہیں دیکھتا۔ اب اگر اس دوران مرد پر شہوت کا غلبہ ہو جائے تو مرد کیا کرے گا۔ یا تو وہ غلط راستہ اختیار کرے گا یا پھر دوسری بیوی سے اپنی خواہش پوری کرے گا اسلام کے نقطہ نظر سے دوسری صورت بالکل صحیح ہے کہ وہ دوسری شادی کر کے اپنی خواہش کو پورا کرے اور اگر مثلاً اس کی دو بیویاں ہیں اور دونوں اسی حالت میں ہیں کہ وہ ان سے مقاربت نہیں کر سکتا تو اس صورت میں اس کے لئے تعدد ازواج ہی بہترین حل ہے کیونکہ دو بیویوں کا تو ایک وقت میں حیض سے ہونا ممکن ہے لیکن اگر تین یا چار بیویاں ہوں گی تو تینوں یا چاروں کا اس حالت میں بیک وقت ہونا بہت نادر ہے۔

چھٹی وجہ تعدد ازواج کی یہ بھی ہے کہ نکاح میں کفو کا خیال رکھنا چاہیے اور کفو میں چھ چیزوں کا خیال رکھا جاتا ہے۔

(۱) اسلام، (۲) نسب، (۳) حرفت، (۴) حریت، (۵) دیانت، (۶) مال۔

اب اگر مرد کی شادی کسی ایسی عورت سے ہو گئی جو اس کا کفو نہیں تو اس صورت میں مرد کا دوسری شادی کرنا ہی بہتر ہے مثلاً اگر اس کی پہلی بیوی دیندار نہیں یا پڑھی لکھی نہیں ہے اور اس مرد کی خواہش ہو کہ اس کی شریک حیات ایسی ہو جس سے مل کر وہ دین کا کام کر سکے اور آئندہ آنے والی نسلیں بھی اس قابل ہوں کہ وہ بھی دین کا کام کریں۔ یہ

اس صورت میں ہی ممکن ہے کہ جب بیوی دین کی سمجھ رکھتی ہو کیونکہ باپ بالعموم سارا دن روزگار کی وجہ سے گھر سے باہر ہوتا ہے اور بچے ماں ہی کی گود میں پرورش پاتے ہیں اور ان کی پہلی تربیت گاہ ماں کی گود ہی ہوتی ہے جیسا کہ ہمارے حضور سیدنا غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ اٹھارہ پاروں کی حافظہ تھیں جب حضور سیدنا غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے اور جب ان کی والدہ نے استاد صاحب کے پاس غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہلی بار بھیجا تو استاد صاحب نے کہا کہ بیٹا پڑھو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم تو انہوں نے بسم اللہ شریف کے ساتھ اٹھارہ پارے بھی سنا دیئے اور کہا کہ استاد صاحب مجھے اتنے پارے یاد ہیں کیونکہ میری والدہ اٹھارہ پاروں کی حافظہ ہیں یہ سب دیندار ماں کی برکات کا ہی نتیجہ تھا۔

تو اگر ایسا شخص جو دیندار بیوی چاہتا ہو اور وہ خاندانی رسم و رواج اپنانے پر بھی مجبور ہو تو ایسے شخص کے لئے بہترین حل یہ ہے کہ وہ تعدد ازواج کے قانون کو اپناتے ہوئے دوسری شادی کر لے تا کہ پہلی بیوی بھی محفوظ رہے اور دونوں بیویوں میں عدل کرے۔

﴿دیندار عورت سے نکاح کرنے کا استحباب﴾

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا کہ ''چار وجوہ کی بناء پر عورت سے نکاح کیا جاتا ہے اس کے مال کی وجہ سے اس کے حسب کی وجہ سے اس کے حسن کی وجہ سے اور اس کی دینداری کی وجہ سے تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں تم دیندار عورت کے حصول کی کوشش کرو''۔

قدرت نے عورت کو وہ وجود بخشا ہے جو مرد کے لئے باعث کشش ہے اور مرد و عورت کے تعلقات میں ان اسباب کا ہونا لازمی امر ہے اور نکاح ایسی صورت میں قائم رہ سکتا ہے کہ عورت میں ایسی کشش ہو اگر عورت میں ایسی چیزیں نہ ہوں تو مرد کا عورت سے وہ تعلق نہیں رہتا ایسی صورت میں تعدد ازواج کے قانون کو اپنانا ہوگا اگر اس قانون کو نہ اپنایا تو یہ ممکن ہے کہ مرد بدکاری میں مبتلا ہو جائے اور ناجائز تعلقات پیدا کرے کیونکہ جب اس کو عورت کے قرب سے خوشی نہیں ملے گی جس کا حاصل کرنا انسانی فطرت کا تقاضہ ہے تو مجبوراً اس خوشی کو حاصل کرنے کے لئے وہ اور راستے تلاش کرے گا لہٰذا اس کا بہترین حل تعدد ازواج ہے۔

زیادہ اولاد بقائے قوم کے لئے ضروری ہے کہ آج کثرت رائے اور زیادہ مردم شماری سے ملک بنتے ہیں اور پاکستان بھی مردم شماری سے ہی قائم ہوا اگر ایک مرد کی چند بیویاں ہوں تو اولاد زیادہ ہوگی جن قوموں میں ایک سے زیادہ نکاح کرنے کی اجازت نہیں ان میں زنا کی کثرت ہوتی ہے کہ منکوحہ بیوی ایک ہوتی ہے داشتائیں بہت سی ہوتی ہیں اس طرح معاشرے میں بے راہ روی اور بے حیائی پھیل جاتی ہے اس بے حیائی سے معاشرے کو بچانے کا ایک ہی ذریعہ ہے اور وہ ہے تعدد ازواج۔

لیکن آج ہمارے معاشرے میں لوگ کہتے ہیں کہ دوسری شادی کر کے مرد پہلی بیوی پر ظلم کرتا ہے تو کیا ان سب نے ظلم کئے ہرگز نہیں قرآن پاک نے اسلیئے یہاں قید لگا دی کہ انصاف نہ کرسکو تو ایک ہی بیوی رکھو۔

سوال:۔ جب ایک مرد کو چار بیویوں کی اجازت ہے تو عورت کو چار شوہروں کی اجازت کیوں نہیں؟

جواب:۔اس کی وجہ یہ ہے کہ اس میں بے حیائی اور بے غیرتی انتہا درجہ کی ہے دوسری وجہ یہ ہے کہ بچے کا نسب باپ سے چلتا ہے نہ کہ ماں سے اور عورت کے ایک سے زیادہ شوہروں کی صورت میں یہ نہیں پتا چل سکتا کہ یہ بچہ کس کا ہے؟ جب بچہ کا نسب معلوم نہ ہو گا تو پھر اس کی پرورش کا بھی مسئلہ ہوگا کہ کون اس کی پرورش کرے اگر یہ صورتحال ہو تو کوئی مرد اس کی ذمہ داری قبول نہیں کرے گا اس طرح بچہ کی عمر برباد ہو جائے گی۔

مرد کو چار عورتوں کے ساتھ نکاح کرنے کی اجازت دی گئی ہے وہ بھی اس صورت میں کہ مرد چاروں کے درمیان عدل کرے عدل سے مراد یہ ہے کہ تمام بیویوں کو برابر نان نفقہ۔ ایک ہی معیار کی رہائش اور ایک ہی جیسی سہولتیں دے اور تمام ازواج کے درمیان دنوں کی تقسیم بھی یکساں ہو یعنی ان تمام کاموں میں مساوات کو اختیار کرے۔ رہا دل کا معاملہ تو اس پر انسان کو اختیار نہیں ہے۔ اگر ایک عورت سے زائد کے ساتھ نکاح کی صورت میں مرد عدل نہ کر سکے اسکے لئے شرط ہے جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہے کہ

"فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً"۔

ترجمہ:۔ اگر تمہیں ڈر ہو کہ عدل نہ کر سکو گے تو پھر ایک ہی سے نکاح کرو۔

عدل کی شرط ازدواجی زندگی کو اختلال و انتشار سے اور بیوی کو ظلم و جور سے دور رکھتی ہے نیز عورت کی عزت و حرمت کا تحفظ کرتی ہے۔

سوال:۔ مرد کو صرف چار نکاح کرنے کی اجازت کیوں؟ اس سے زیادہ کی کیوں نہیں؟

جواب:۔ یہ ہے کہ چار سے زائد نکاح کرنے کی وجہ یہ ہے کہ عورت کی خواہش پوری کرنا اور نکاح کا اصلی مقصد بھی (اولاد حاصل کرنا) وہ بھی اس بات کا مقتضی ہے کہ کم از کم ہر طہر میں ایک بار مقاربت کی جائے اور عام طور پر عورت کو ہر ماہ میں ایک بار حیض آتا ہے اور

درمیانی قوت رکھنے والا ایک ہفتہ میں ایک بار مقاربت کرے تو اس کی صحت کے لئے صحیح ہے تو ایسا مرد مہینہ میں چار بار مقاربت کر سکتا ہے تو اس طرح اگر اسکی چار بیویاں ہوئیں تو مرد پر زیادہ سے زیادہ بوجھ پڑ جائے گا اور اس میں قوت تولید نہ رہے گی یا پھر عورت کا حق ادا نہ ہوگا۔ چار سے زائد عورتوں کے ساتھ نکاح کی اجازت نہ دینے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ مرد ان میں عدل نہیں کر سکتا اگر بیویاں کرنے کی ایک خاص حد مقرر نہ ہوتی تو لوگ کئی کئی بیویاں رکھ کر خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے جیسا کہ اسلام سے پہلے لوگ کیا کرتے تھے کیونکہ بیویوں میں مرد اگر عدل نہیں کرے گا تو قیامت کے روز ایسے شخص کے لئے شریعت میں سخت وعیدیں ہیں۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ عام امتی کو چار شادیاں کرنے کی اجازت اور رسول اللہ (ﷺ) نے گیارہ شادیاں کیں ایسا کیوں؟

جواب:۔ اس کا یہ ہے کہ نبی (ﷺ) کا متعدد ازواج سے نکاح کرنا اس کی وجہ ان کی کوئی نفسانی خواہش نہ تھی بلکہ ان کے ہر نکاح میں حکمت تھی نفسانی خواہش بیس سے پچاس سال کی عمر تک غالب ہوتی ہے جب کہ آپ (ﷺ) نے پچیس سال کی عمر میں ایک بچوں والی بیوہ عورت سے نکاح کیا اور جب تک وہ زندہ رہیں آپ سرکار (ﷺ) نے دوسرا نکاح نہیں کیا اگر آپ پر نفسانی خواہش غالب ہوتی تو آپ (ﷺ) یقیناً کسی کنواری، خوبصورت، اور کم عمر لڑکی سے نکاح کرتے لیکن آپ (ﷺ) نے ایسا نہیں کیا آپ (ﷺ) کی ازواج عورتوں کی مبلغہ تھیں آپ (ﷺ) نے ان قوموں کی لڑکیوں سے نکاح کئے جن سے رشتہ داری قائم ہونے کے بعد اسلام کو مدد ملی ہے جیسے ام حبیبہ بنت ابو سفیان، صفیہ بن حی سردار یہود کی صاحبزادی وغیرھم رضی اللہ تعالیٰ عنھن۔

زیادہ نکاح کرنا سرکار (ﷺ) کی خصوصیات سے ہے اور آپ کا متعدد ازواج سے نکاح کرنے کی وجہ یہ بھی ہے کہ خانگی اور عائلی زندگی میں اسلام کے احکام کی روایت و تبلیغ مقصود تھی اور زیادہ سے زیادہ خاندانوں کے ساتھ رشتہ داریاں قائم کر کے دین اسلام کو فروغ دینا تھا اور کئی خواتین سے نکاح کر کے سوتیلے بچوں کی پرورش اور ان کے ساتھ حسن سلوک کا اسوہ اور نمونہ مہیا کرنا تھا اور یہ بھی واضح کرنا تھا کہ عام مسلمان دو عورتوں میں عدل و انصاف نہیں کر سکتے جبکہ آپ نے بیک وقت نو ازواج کے درمیان عدل و انصاف قائم کیا۔

آپ سرکار دو عالم (ﷺ) کا عمل ہر شعبہ میں امت سے بڑھ کر ہے آپ نے اپنی امت کے مردوں کو چار بیویوں میں عدل کرنے کا حکم دیا اور خود نو بیویوں میں عدل کر کے دکھایا۔ اس سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ نبی (ﷺ) احکام شریعہ پر عمل کرنے میں عام افراد امت کے برابر نہیں بلکہ احکام شرعیہ کے ہر شعبہ میں آپ کو انفرادیت حاصل ہے آپ کی نیند سے وضو نہیں ٹوٹتا آپ کے فضلات طیب و طاہر ہیں زکوٰۃ آپ پر فرض نہیں صدقات آپ کے لائق نہیں اسی طرح نکاح میں آپ کے لئے تعداد کی شرط نہیں مہر مقرر کرنا آپ پر ضروری نہیں۔

جس طرح اللہ تعالیٰ نے دیگر احکام شرعیہ میں آپ کا امتیاز قائم رکھا نکاح میں تعداد ازواج کا معاملہ بھی ایسا ہی ہے۔

﴿تعداد ازواج پر ایک عیسائی مستشرق اور ایک مسلم اسکالر کا مباحثہ﴾

شام کے ایک محقق علامہ مصطفیٰ سباعی نے "المرۃ بین الفقہ والقانون" میں تعداد

ازواج کے موضوع پر اپنا ایک مباحثہ ذکر کیا ہے وہ لکھتے ہیں کہ 1956ء میں جب وہ دمشق یونیورسٹی کے ایک وفد کے ساتھ ایک تعلیمی و تحقیقی سفر کے تحت لندن گئے تو وہاں ان کی ملاقات پروفیسر اینڈرسن سے ہوئی جو لندن یونیورسٹی کے شعبہ مشرقی علوم میں عائلی قوانین کے صدر تھے اور ان دونوں کے درمیان تعدد ازواج کے موضوع پر جو گفتگو ہوئی وہ یہ ہے۔

اینڈرسن:۔ تعدد ازواج کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

مصطفیٰ سبائی:۔ یہ ایک صالح نظام ہے جو معاشرہ کیلئے اکثر و بیشتر صورتوں میں مفید ہے بشرطیکہ شوہر دوسری بیوی کے نفقہ کی استطاعت رکھتا ہو اور دونوں بیویوں کے درمیان اسلامی ہدایات کے مطابق عدل و انصاف قائم رکھ سکے۔

اینڈرسن:۔ کیا آپ جیسا آدمی بھی موجودہ دور میں تعدد ازواج کا حامی ہو سکتا ہے؟

مصطفیٰ سبائی:۔ آپ یہ بتائیے کہ اگر کسی شخص کی بیوی ایک متعدی مرض میں یا کسی ایسی بیماری میں مبتلا ہو جس کی شفایابی کی کوئی امید نہ رہ گئی ہو اور وہ شخص نوجوان ہو تو کیا کرے ایسے نوجوان کے سامنے تین راستے ہیں۔ (۱) اس بیوی کو طلاق دے دے (۲) ناجائز طریقہ سے اپنی جنسی خواہش پوری کرے (۳) دوسری شادی کر لے۔ اور عدل و انصاف کا اور انسانیت کے ناطے سے اس مشکل کا حل تعدد ازواج سے ہی نکالا جا سکتا ہے۔

اینڈرسن:۔ اس صورت میں ایک چوتھا راستہ بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ صبر کرے اور اپنے نفس کو حرام سے بچائے۔

مصطفیٰ سبائی:۔ کیا ہر شخص اپنے آپ کو حرام سے بچانے کی طاقت رکھتا ہے۔

اینڈرسن:۔ ہم مسیحی اس بات کی قدرت رکھتے ہیں کیونکہ ہمارے نفوس میں ایمان کی تاثیر

موجود ہے۔

مصطفیٰ سباعی:۔حیرت ہے کہ آپ ایک مغربی ملک کے باشندے ہوتے ہوئے یہ بات کہہ رہے ہیں اگر یہ بات کوئی مسلمان کہے تو باور کیا جا سکتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو حرام سے بچالے گا کیونکہ ان کے ماحول اور معاشرے میں ہر وقت اور ہر جگہ عورت اور مرد کا آزادنہ میل جول اور اختلاط نہیں ہے جبکہ دوسری طرف تم مغربیوں کا یہ حال ہے کہ تم نے معصیت میں رہنے اور عورت کے ساتھ اختلاط کا کوئی طریقہ بھی نہیں چھوڑا اور تم لوگ عورت کے بغیر ایک لمحہ بھی نہیں گزار سکتے تمہارے ہوٹلوں ،کلبوں ،تفریح گاہوں اور شراب خانوں، رقص گاہوں میں مرد نامحرم عورتوں کے ساتھ آزادانہ گھومتے ہیں شراب پیتے ہیں ناچتے گاتے ہیں اور دادعیش دیتے پھرتے ہیں شاہراہوں پر نوجوان جوڑے بر سرعام بوس وکنار میں مصروف رہتے ہیں ساحل سمندر، پارکوں اور دیگر تفریح گاہوں میں عریاں جوڑے کھلے عام ایکدوسرے سے ہم آغوش پڑے ہوئے ہوتے ہیں اور تمہاری سڑکیں حرامی بچوں سے بھری ہوئی ہیں ان حالات میں تم کس طرح یہ دعویٰ کر سکتے ہو کہ تمہارا دین تمہیں جنسی عمل سے روکتا ہے بیمار بیوی کی بات تو ایک طرف رہی تندرست نوجوان اور خوبصورت بیویوں کے ہوتے ہوئے بدکاریوں کی خبروں سے تمہارے اخبارات ورسائل کے کالم سیاہ رہتے ہیں اور اس قسم کے واقعات اور کیسوں سے تمہاری عدالتیں بھری پڑی ہیں۔

اینڈرسن:۔میں صرف اپنی بات کر رہا ہوں کہ میں اپنے نفس کو حرام سے روکنے پر قادر ہوں۔

مصطفیٰ سباعی:۔یہ بتلائیے کہ آپ ایسے لوگ جو نفس پر قابو رکھ سکتے ہیں اور جو لوگ اپنے

نفس پر قابو نہیں رکھ سکتے ہیں ان کے درمیان کیا اوسط اور کیا تناسب ہے؟

اینڈرسن:۔ مجھے اس سے انکار نہیں کہ ایسے لوگوں کی تعداد بہت ہی کم ہے۔

مصطفیٰ سبائی:۔ یہ بتلایئے کہ قانون ان لوگوں کے اعتبار سے بنانا چاہیے جن کی تعداد بہت کم ہو یا ان کے اعتبار سے جن کی تعداد بہت زیادہ ہے اور اس قانون کا کیا فائدہ جس کا اطلاق صرف ان لوگوں پر ہو سکے جن کی تعداد انگلیوں پر گنی جا سکے۔ اسپر اینڈرسن خاموش ہو گیا اور کوئی جواب نہ دے سکا۔

اس مباحثہ کی روشنی میں بہ آسانی فیصلہ کیا جا سکتا ہے کہ اسلام میں تعدد ازواج کا قانون کتنا بہترین ہے اس قانون پر عمل کر کے انسان دنیا و آخرت دونوں میں سرخرو ہوتا ہے۔ اسلام ہمیں اس بات کا حکم دیتا ہے کہ جس شخص میں جسمانی اور مالی طور پر چار بیویاں رکھنے کی طاقت ہو اور ان میں عدل بھی کر سکتا ہو تو ایسے شخص کو اسلام نے چار شادیوں تک کی اجازت دی ہے۔

اسلام کے اس مسئلہ پر غیر مسلم اعتراض کرتے ہیں کہ یہ عورتوں کے ساتھ زیادتی ہے اس حکم پر نہ صرف غیر مسلم اعتراض کرتے ہیں بلکہ مسلمانوں میں بھی کچھ لوگ ایسے موجود ہیں جو اپنے آپ کو جدت پسند سمجھتے ہیں اور کچھ آزاد خیال عورتیں بھی ایسی ہیں جو اس قانون کے خلاف آواز بلند کرتی ہیں ایسے ہی لوگوں کے فریب کی وجہ سے پاکستان میں عائلی قوانین بنائے گئے ہیں اور بیوی کی اجازت کے بغیر مرد کے لئے دوسری شادی کو ازروئے قانون ممنوع قرار دے دیا گیا ہے۔ اور برسوں سے یہ قانون ہمارے ملک میں رائج ہے حالانکہ ملک میں تمام اہل فتویٰ علماء اس قانون کو رد کر چکے ہیں حد یہ ہے کہ سابق صدر ایوب کے دور حکومت میں زنا بالرضا جرم نہیں تھا لیکن بیوی کی اجازت کے

بغیر دوسری شادی کرنا قابل دست اندازی پولیس جرم تھا۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو کوئی قوت بیکار نہیں دی ہر قوت کا مصرف مقرر فرمادیا کہ کس قوت کو کس جگہ صرف کرنا ہے قوت شہوانی بھی عطیہ ربانی ہے بلکہ دوسری قوتوں سے افضل ہے کیونکہ اس سے عالم کا نظام قائم ہے اس سے انسان کی نسل چلتی ہے مرد کو چاہیے کہ اس قوت کو صرف کرنے کے لئے نیک عورتوں کا انتخاب کرے تاکہ آنے والی نسلیں نیک ہوں۔

صوفیائے کرام کے نزدیک بہترین عورت وہ ہے کہ جس کا حسن خوف الٰہی ہو اس کی تمنا قناعت ہو اس کا زیور عفت و پاکدامنی ہو اس کا مشغلہ عبادت کے بعد شوہر کی خدمت کرنا ہو اس کی ہمت تیاری موت ہو مرد کو چاہیے کہ ایسی عورت سے نکاح نہ کرے جس کے پاس صرف خوبصورت چہرہ ہو لیکن سیرت نہ ہو کیونکہ ایسی عورتیں خود بھی غلط راہ پر چلتی ہیں اور اپنی اداؤں سے مردوں کو بھی جہنم کے راستے پر لیجاتی ہیں۔

حدیث شریف میں ہے کہ ''میری امت میں تین قسم کے لوگ ہوں گے جو بہت عرصہ تک دوزخ میں رہیں گے ایک وہ جو موٹے ہوں مگر دبلے، دوسرے وہ جو لباس پہنے ہوں مگر ننگے، تیسرے وہ جو عالم ہوں مگر جاہل۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ ''یا رسول اللہ (ﷺ) اس کی وضاحت فرمادیجئے؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا کہ عورتیں بدن میں موٹی ہوں گی لیکن دین سے خالی ہوں گی وہ موٹی ہیں مگر دبلی ہیں۔ جو عورتیں ایسا باریک لباس پہنیں کہ ستر حاصل نہ ہو وہ لباس پہنے ہیں مگر ننگی ہیں کہ حیاء و غیرت سے خالی ہیں جو دنیاوی معاملات خوب جانتا ہو مگر دینی علم سے بے بہرہ ہو ایسا شخص عالم ہے مگر جاہل ہے''۔

﴿فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنیٰ وثلٰث و ربع﴾

اس آیت کے تحت مردوں کو چاہیے کہ ایک دو تین یا چار بیویاں بھی کریں جو کہ مذکورہ صفات سے متصف ہوں۔

۱) بری عورت سے کنوارا رہنا اچھا۔

۲) اچھی بیوی مرد کو اچھا بنا دیتی ہے۔

۳) اور بری عورت کو مرد کو برا بنا دیتی ہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مرد کی چار شادیوں میں اسلام کی کیا مصلحت ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اسلام نے دوسری شادی میں بہت سی حکمتیں پوشیدہ رکھی ہوئی ہیں جن سے انسان بے بہرہ ہے۔ حضور اکرم (ﷺ) نے قیامت کی جو نشانیاں بتائی تھیں ان میں ایک یہ بھی ہے کہ عورتوں کی کثرت ہو جائے گی اب اگر قرآن پاک کی مصلحت کو مد نظر رکھا جائے تو اس سے با آسانی معلوم ہو جاتا ہے کہ معتدد نکاح جائز ہونے میں عورتوں کے نکاح کا مسئلہ آسان ہو جائے گا خاص طوز پر ان عورتوں سے جن سے کوئی ان کی بیوگی یا ان کے مطلقہ ہونے کی وجہ سے شادی نہیں کرتا تو ان کے نکاح کا مسئلہ آسان ہو جائے گا اور اس بات کا ثواب اللہ تعالیٰ کے یہاں محفوظ ہے جو اسے ملے گا۔ پھر کچھ خواتین ایسی بھی ہوتی ہیں جن کے نان ونفقہ کا کوئی ذمہ دار نہیں ہوتا اور وہ دل سے گھر داری میں مصروف رہنا چاہتی ہیں اور مجبوری کے باعث گھر سے باہر نکلنا پڑتا ہے، وہ عفت ماب زندگی گزارنا چاہتی ہیں تو وہ عفت ماب زندگی گزار سکیں اور ان کے نان ونفقہ کا مسئلہ بھی حل ہو جائے گا۔

دوسری بات یہ ہے کہ جب اسلام نے اس بات کی قید لگا دی ہے کہ عورت گھر میں رہنے کی چیز ہے گلی بازاروں کی رونق نہیں ہے کیونکہ جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان

اس کی طرف نامحرموں کو متوجہ کرتا ہے اور پھر وہ بھی گناہ کی مرتکب ہوتی ہے اور مرد بھی گنہگار ہوتا ہے تو اس بات سے ہر عورت کو سبق لینا چاہیے اگر وہ چاہتی ہے کہ اپنی آخرت کو کسی بھی طرح سے خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول کرالیں تو ان عورتوں کا وہ بھی سہارا بن سکتی ہیں جب کہ عورت قربانی کا دوسرا نام ہے تو اس صورت میں اپنے آپ کو ازواج مطہرات کی خادمہ سمجھ کر وہاں سے سبق لیں کہ انہوں نے کس طرح اخوت اور عدل و مساوات میں اپنے آقا و مولیٰ (ﷺ) کا ساتھ دیا اور اپنے رب کو بھی راضی کیا اور سرکار دو عالم (ﷺ) کو بھی راضی کیا جبکہ آج کی عورت یہ سمجھتی ہے کہ اگر دوسری عورت آ گئی تو پہلی بیوی کی قدر گھٹ جائے گی یا دوسری بیوی اس کے شوہر پر قابض ہو جائے گی ایسا بالکل غلط ہے یا پہلی بیوی ایسا تاثر ڈالتی ہے کہ اپنی اولاد کو دوسری ماں سے متنفر کر دیتی ہے وہ ایسا ناقص العقل ہونے کی بناء پر کرتی ہے اگر وہ اتنا سمجھ جائے کہ اس کی اولاد اور دوسری بیوی سے جو اولاد ہو رہی ہے وہ اس کے شوہر کے نطفہ سے ہی ہے تو پھر وہ سوتیلی کہاں ہوئی اسلام تو ہمیں اخوت اور بھائی چارے کا سبق دیتا ہے اس سے تو اسلام کی ماؤں اور بہنوں اور بیٹیوں کو سبق لینا چاہیے کہ ان کو خدا تعالیٰ نے چن لیا ہے کہ ان کی وجہ سے ایک عورت گناہ سے بچ رہی ہے اس کا ثواب وہ اللہ تعالیٰ سے آخرت پائیں گی اور پھر وہ وقت بھی دیکھیے کہ امہات المومنین میں سے جب کسی کی باری ہوتی تھی اور حضور اکرم (ﷺ) جب کسی دوسری زوجہ کے گھر میں قیام کا ارادہ فرماتے تو اجازت لیتے تو ام المومنین میں سے جس کی باری ہوتی تھی وہ نہایت ہی خوش دلی سے اجازت دے دیتی تھیں اس میں نہ ان کو بغض ہوتا تھا نہ حسد حتیٰ کے جب سرکار (ﷺ) دنیا سے ظاہری پردہ فرما رہے تھے تو بھی آپ (ﷺ) نے تمام ازواج مطہرات سے اجازت لی کی مجھے

عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں قیام کی اجازت دے دیں تمام ازواج مطہرات نے بخوشی اجازت دے دی۔ مگر آج عورت کا المیہ یہ ہے کہ وہ یہ سمجھتی ہے کہ اگر اس نے ایسا کر دیا تو اپنے میاں کو اپنے ہاتھ سے کھو دے گی ایسا ہرگز نہیں ہوتا کیونکہ اللہ تعالیٰ کے محبوب (ﷺ) کا فرمان عالیشان ہے کہ جس شخص کے نکاح میں دو عورتیں ہوں اور ان کے حقوق میں وہ برابری و انصاف نہ کر سکے تو وہ قیامت والے دن ایسا اٹھایا جائے گا کہ اس کا آدھا دھڑ مفلوج ہوگا۔ (مشکوۃ شریف)

اب ان بیویوں کو سوچ لینا چاہئے کہ اگر وہ مرد کو دوسری شادی سے نہ روکیں تو وبال ان کے سر پر نہیں بلکہ مرد کے سر پر ہی ہوگا عورتیں اس سے بری الذمہ ہوں گی۔ مرد کو بھی نکاح کرنے کا حکم صرف اس لئے ہے کہ وہ کسی اور طرف اپنی طاقت کا مظاہرہ نہ کر دے کہ کہیں وہ گناہ میں نہ پڑ جائے اور اگر وہ گناہ میں پڑ گیا تو اس کا وبال اس کی بیوی کے سر ہوگا کہ جب قدرت رکھنے کے باوجود اس نے اپنے شوہر کو دوسری شادی کی اجازت نہیں دی کہ یہ قرآن کا حکم بھی ہے اور خوشنودی رحمٰن اور رضائے مصطفیٰ بھی اور اس کا شوہر گناہ میں پڑ گیا تو اب اس اسے ہر حال میں دوسری عورت کو نا چاہتے ہوئے بھی بھگتنا پڑے گا جبکہ یہ ہی عورت کو وہ باعزت طریقے سے اپنے شوہر کے نکاح میں لے آتی تو اس کا ثواب حاصل کرتی اور اپنے آپ کو اور اپنے شوہر کو جہنم کی آگ سے بچاتی کہ گناہوں کا وبال بہت ہی سخت ہوتا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ جب خدا تعالیٰ نے روزی رزق میں برکت دی ہے اور پھر تمام اخراجات نکال کر بھی اتنا بچ جاتا ہے کہ اس سے دوسرا گھر بھی چل سکے تو خدا تعالیٰ کا حکم ہے کہ میری دی ہوئی نعمت کا اظہار کرو۔ ایسا نہیں ہونا چاہیے کہ اگر مرد کی کمائی میں

اللہ تعالیٰ نے برکت دی ہے تو اس کے حقدار صرف بیوی بچے یا گھر کے دیگر افراد ہی ہیں یہ تو صرف محدود ہو کر رہ جائیں گے تو وہ تمام حقوق کہاں جائیں گے جس کے متعلق اللہ عزوجل سوال کرے گا۔ اور پھر اگر کسی کا سہارا بن جائیں تو اس میں کیا مضائقہ ہے یہ کون سی بری بات ہے یا کون سا گناہ کا کام ہے کیا نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے نکاح کر کے معاذ اللہ کوئی گناہ کیا تھا جبکہ وہ شہنشاہ کونین جن کے ایک اشارے پر سونے کے پہاڑ چلنے لگتے مگر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ایسی روایت قائم کی جسکو دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنی عمر سے بڑی خاتون (حضرت بی بی خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے بھی نکاح فرمایا اور کم عمر خاتون (حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے بھی نکاح فرمایا جبکہ آج ہم یہ تصور بھی نہیں کر سکتے کہ ایک نو عمر بچی کو بڑی عمر کے مرد سے بیاہ دیں۔ دوسری شادی کو ہمارے معاشرے میں ایک وبال سمجھا جاتا ہے اور یہ سمجھا جاتا ہے کہ آنے والی عورت نے پورے گھر پر قبضہ کر لینا ہے یا آنے والی عورت ہماری عزت کو گھٹا دے گی جبکہ اسلام نے اخوت و بھائی چارے کی تعلیم و تربیت سے نوازا ہے ہر انسان کو۔ اور پھر تعدد ازواج صرف پسندیدہ ہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس میں خاصی برکت عطا فرمائی ہے کہ ایک فرد کے اضافہ سے اللہ عزوجل اسکے رزق میں اضافہ فرما دیتا ہے اب رہا سوال یہ کہ دوسری شادی کے لئے پہلی بیوی سے اجازت کی ضرورت؟ تو جب قرآن کا اعلان ہے کہ "فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنی و ثلث و ربع" تو اب اعتراض کی گنجائش کہاں رہ جاتی ہے۔ کیا قرآن کا اعلان کافی نہیں ہے کیا اس کے حکم پر سر جھکانے کی ہمت نہیں ہے جبکہ عورت کے ہاتھ میں ہوتا ہے کہ گھر کو جنت بھی بنا دے اور دوزخ بھی تو اگر وہ اخوت و بھائی چارے کو مد نظر رکھتے ہوئے دوسری شادی کی اجازت دے

دے تو کوئی مسئلہ نہیں ہو گا کہ عورت اگر اجازت نہیں دیتی تو بلاشبہ مرد پھر چھپ کر شادی کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے بیوی اپنے شوہر کے معاملات کو بہتر طور پر سمجھتی ہے تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنے شوہر کی مدد کرے اخوت اور بھائی چارے کی بناء پر اور پھر کہیں بھی یہ بات حدیث سے ثابت نہیں ہے کہ نبی پاک (ﷺ) نے جتنے بھی نکاح فرمائے تو پہلی بیوی سے اجازت لے کر کیونکہ جب قرآن کا حکم ہے تو حکم ربانی کے آگے سر جھکانے میں ہی عافیت ہے اور ایسا نبی کریم (ﷺ) نے عدل و مساوات اور برابری قائم رکھنا سکھایا۔

اب اگر پہلی بیوی جھگڑا کرے تو اس کو چاہیے کہ دونوں کو الگ الگ مکان میں رکھے دونوں کے حقوق برابر برابر تقسیم کرے ایک طرف جھکاؤ اور ترجیحی سلوک کا وبال بڑا ہی سخت ہے اور سختی سے باز پرس کی جائے گی۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کا فرمان عالیشان ہے کہ "فان خفتم ان لا تعدلو افواحدة" ۔یعنی پس اگر تم کو خوف ہو کہ عدل نہ کر سکو گے تو ایک ہی کرو"۔ اللہ تعالیٰ عزوجل نے مردوں کو عورتوں پر افسر بنایا ہے نہ عورتوں کو مردوں پر کہ مرد پر اپنے گھر کی خواتین کی کچھ ایسی حکمرانی ہوتی ہے کہ مرد بیچارہ پس کر رہ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے جب مرد کو حاکم بنایا ہے تو اس کے تحت کیا ہے عورتوں کو ان کی نگہبانی کرنے میں ان کے دیگر امور میں ایسا ہونا چاہیے کہ جب مرد بات کرے تو اس کی بات حرف آخر ہونی چاہیے اور جب وہ اپنی بیوی کی طرف دیکھے تو وہ اس کو خوش کر دے جب اس کو ضرورت محسوس ہو دوسری بیوی کی تو نکاح کر لے کیونکہ ایسا جب بھی تو ہوتا ہے کہ بیوی اولاد پیدا کرنے کے قابل نہیں ہوتی یا بانجھ ہوتی ہے یا مر جاتی ہے تو ایسی صورت میں بھی تو مرد دوسری شادی کرتا ہے جب دوسری عورت کی قدر ہوتی ہے مگر جب تک پہلی بیوی موجود ہوتی ہے دوسری کو پیر کی جوتی سمجھا جاتا ہے اگر وہ بچے کو ڈانٹ دے تو برا بھلا کہا

جاتا ہے اس کی کسی بات کو کوئی اہمیت نہیں دی جاتی ایسا کرنے سے اللہ تعالیٰ عزوجل ناراض ہوتا ہے کہ کسی کا دل نہ دکھاؤ کہ ہر دل خدا کا گھر ہے۔

کچھ خاندانوں میں ایسا ہوتا ہے کہ دوسری شادی کو گناہ کا مرتبہ دے دیا جاتا ہے اور انہیں اپنے مردوں پر اتنا کنٹرول ہوتا ہے کہ وہ اگر دوسری شادی کریں تو ان سے بری طرح پیش آیا جاتا ہے کہ اس نے ایسا گناہ کرنے کی جرأت کیسے کی جب کہ وہ ناقص العقل نہیں جانتیں ہیں کہ۔ محبت کرنا اور بات ہے اور محبت کا اظہار کرنا بروقت اور بات ہے کیونکہ ان کی وجہ سے اگر کسی کا گھر بس رہا ہے تو اس میں کیا برائی ہے۔

حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی مشہور کتاب غنیۃ الطالبین میں ایک حدیث نقل کرتے ہیں کہ "مسکینہ ہے مسکینہ ہے وہ عورت جس کا شوہر نہ ہو پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ (ﷺ) وہ عورت مالدار ہو تب بھی مسکینہ ہے؟ تو نبی پاک (ﷺ) نے ارشاد فرمایا کہ ہاں جب بھی وہ مسکینہ ہے۔ (غنیۃ الطالبین)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

﴾☆......ختم شد......☆﴿